Volume:1
Issue :1
www.worldurdurnp.com

ڈاکٹر محمد عرفان ملک، پٹیالہ

مشرقی پنجاب میں اُردوتعلیم کی موجودہ صورتِ حال:ایک جائزہ

پنجاب ایک مشترکہ تہذیب و کلچر کی علامت ہے اور اِس مشترکہ کلچر میں پیروں پیغمبروں، صوفیوں، سنتوں اور گوروصاحبان نے اہم کردار نبھایا ہے اور اپنی دعاؤں میں ہمیشہ شاملِ حال رکھا ہے۔ یہ صوفی سنت، درویش اور گوروصاحبان سرزمینِ پنجاب میں اتنے ہردلعزیز ہوئے کہ ان سب کے پیغامات پنجاب، پنجابی اور پنجابیت کی شناخت بن گئے۔ تقسیمِ ہند سے پہلے پنجاب ایک وسیع صوبہ تھا۔لاہور پنجاب کا ادبی و ثقافتی مرکز تھا۔اُس دور میں پنجاب اُردو زبان وادب کا مرکز تھااور ذریعِہ تعلیم اُردو تھی۔اِسکولوں اور کالجوں میں اِس کا چلن تھا۔ یہ زبان روزگار سے وابسطہ تھی۔بیشتر اخبار و رسائل بھی اُردو ہی میں چھپتے تھے۔ سرکاری اور درباری کام اُردو میں کیے جاتے تھے۔اس کا بین ثبوت موجودہ دور میں پنجاب کی عدالتوں اور روزمرہ زبان میں فارسی اور اُردو الفاظ کی بہتات سے لگایا جاسکتا ہے۔1947 میں تقسیمِ ملک ایک دردناک سانحہ تھا۔اِس تقسیم کا سب سے زِیادہ اثر پنجاب پر پڑا۔اِس تقسیم سے نہ صرف ملک کو دو حصّوں میں تقسیم کیا بلکہ پنجاب کو بھی دو حصّوں میں تقسیم کردیا گیا۔اِس تقسیم سے سب سے بڑانقصان جغرافیائی طور پر پنجاب کو برداشت کرنا پڑا۔پنجاب کا خوبصورت تاریخی شہر لاہور جس کو پنجاب کا دل کہا جاسکتا ہے پاکستان میں شامل کردیا گیا۔ پنجاب کا زِیادہ تر حصہ پاکستان میں شامل کردیا گیا بعد از تقسیم پاکستان میں اُردو کو سرکاری زبان کا درجہ ملا۔ مشرقی پنجاب تقسیمِ وطن سے زِیادہ متاثر ہوا اور یہاں اُردو زبان وادب پر منفی اثرات پڑے کیونکہ اُردو داں طبقہ کی ایک بڑی تعداد مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب میں منتقل ہو گئی۔ جس سے اُردو زبان وادب کا تعلیمی نظام بھی درہم برہم ہو گیا۔اِسکولوں میں اُردو طلبا کی تعداد کم ہونے لگی۔ وہ دور اُردو زبان وادب کے لیے

آرائشی دور تھا۔ مشرقی پنجاب میں اُردو زبان وادب کے مسائل و مشکلات میں اضافہ ہوتا گیا۔ عین دو دہائی کے بعد اُردو زبان وادب کی مشکلات میں اور اضافہ ہوا کیونکہ 1966 میں مشرقی پنجاب سیاسی اعتبار سے تقسیم ہوا۔ مشرقی پنجاب میں زبان کی بنیاد پر ہریانہ اور ہماچل پر دیس پنجاب سے الگ ہو گئے۔ ریاستوں کی تنظیمِ نو کے بعد لسانی طور پر پنجابی پنجاب کی ہندی ہریانہ اور ہماچل پر دیس کی سرکاری زبان بن گئی۔ اُردو کے تعلیمی اِدارے مزید تقسیم کے سبب پنجاب میں بہت کم رہ گئے۔ علاوہ ازیں اُردو زبان وادب کے لیے پنجابیوں نے جو خدمات انجام دیں ہیں ان سے اِنحراف نہیں کیا جا سکتا۔ اہلیانِ پنجاب کی اُردو سے دلچسپی اور شوق کی اس سے بڑی مثال اور کیا ہو سکتی ہے کہ اُنہوں نے پنجاب میں اپنی مادری زبان پنجابی کے ساتھ ساتھ اُردو کو فراموش نہیں کیا بلکہ پنجاب میں دو زبانیں ذریعہ تعلیم بنی۔ اس نقطہ نظر سے انھوں نے ابتدا ہی سے بچوں کو دونوں زبانوں سے واقف کرانا ضروری سمجھا۔ پنجاب میں موجودہ اُردو تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ پنجاب میں اسکولی سطح سے یونیورسٹی سطح تک طلبا کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ پنجاب میں پنجاب وقف بورڈ کے اسکول، سرکاری و غیر سرکاری اسکول، مدارس، ادبی انجمنیں، بھاشا وبھاگ کے مراکز اور اعلیٰ تعلیم کی سطح پر پنجاب کی صوبائی یونیورسٹیاں وغیرہ بھی اُردو کی تعلیم کے تئیں اپنی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ متحدہ پنجاب میں اُردو زبان وادب کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ جو مقام لاہور کو حاصل تھا اُس کی ہلکی سی جھلک سرزمین مالیر کوٹلہ میں دیکھی جا سکتی ہے۔ آج بھی تاریخی و ریاستی شہر مالیر کوٹلہ کے باشندگان اُردو کی ترویج و ترقی میں ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ تقسیمِ ہند کے بعد مالیر کوٹلہ پنجاب میں اُردو زبان وادب کا مضبوط مرکز بن گیا۔ آج مشرقی پنجاب میں اُردو کی شمع اہلیانِ مالیر کوٹلہ کے محبانِ اُردو کی وجہ سے روشن ہے۔ مالیر کوٹلہ واحد ایسا شہر ہے جہاں سرکاری و غیر سرکاری اسکولوں، کالجوں میں اول جماعت سے لے کر ایم اے تک اُردو زبان وادب کی تعلیم کا انتظام ہے۔ مالیر کوٹلہ کو "City of The Urdu" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہاں اُردو کو بحیثیت

مضمون اور اختیاری مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔پنجاب وقف بورڈ ایسا ادارہ ہے جہاں وقف بورڈ کے زیرِ اہتمام چلائے جارہے اسکولوں میں اُردو کو امتیازی مضمون کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔موجودہ تحقیق کے مطابق پنجاب میں ''پنجاب وقف بورڈ'' کے اُردو کے پانچ ہائی اسکول، تین مڈل اسکول، دو سینئر سیکنڈری اسکول اور تیس کے قریب مدارس وقف بورڈ کے زیر انتظام چل رہے ہیں علاوہ ازیں اسلامیہ گرلز کالج میں گریجویشن تک اُردو زبان کی تعلیم کا اِنتظام ہے۔پنجاب میں اسلامیہ سینئر سیکنڈری اسکول مالیر کوٹلہ تقسیم کے بعد مشرقی پنجاب کا واحد اُردو میڈیم اسکول کے طور پر ابھر کر سامنے آیا۔اُردو تعلیم کا آزادی کے بعد سب سے بڑا اقلیتی تعلیمی اِدارہ ہونے کا شرف حاصل رہا ہے۔اس کے علاوہ اسلامیہ کمبوج سینئر سیکنڈری اسکول، اسلامیہ ہائی اسکول، اسلامیہ پبلک ہائی اسکول احمد گڑھ، وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ان کے علاوہ اور بھی بہت سے اسکول ہیں جہاں اُردو پڑھائی جاتی ہے۔میرا مقصد فہرست سازی نہیں ہے۔بلکہ یہ بتانا ہے کہ ان اِسکولوں میں پہلی جماعت سے بارہویں جماعت تک بطور مضمون اُردو پڑھائی جاتی ہے۔مالیر کوٹلہ کے گردونواح سرکاری اِسکولوں میں اُردو پڑھانے کا خاص اِہتمام ہے۔جہاں آزادی کے بعد پنجاب کے اسکولوں میں اُردو اِساتذہ کی اسامیاں نہ ہونے کی وجہ سے اُردو تعلیم کا سلسلہ تقریباً منقطع ہو گیا تھا۔اکیسویں صدی کے آغاز میں محبانِ اُردو کی کوششیں رنگ لائیں اور 2004 میں پنجاب سرکار کی جانب سے 51 اُردو کی آسامیوں کا اشتہار دیا گیا جن میں سے اُردو اساتذہ کا تقرر ہوا۔آزادی کے بعد مشرقی پنجاب میں پہلی بار سرکار کی طرف سے اُردو ٹیچر بھرتی کیے گئے۔اسی طرح 2011 میں سرب سکھیا ابھیان کی طرف سے 42 اُردو اِساتِذہ بھرتی کیے گئے۔ان اساتذہ کی بدولت آج مالیر کوٹلہ اور اس کے اِطراف کے قصبوں اور دیہاتوں میں واقع سرکاری اسکولوں میں اُردو پڑھائی جارہی ہے۔جو اچھی خاصی تعداد میں مسلم اور غیر مسلم طلبا اُردو زبان سیکھ رہے ہیں۔پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ کی جانب سے نواب شیر محمد خان انسٹی ٹیوٹ آف ایڈوانسڈ اسٹڈیز اِن اُردو پرشین اینڈ عربک مالیر کوٹلہ کا اِنعقاد کیا گیا۔جو اُردو تعلیم کی اہم خدمات انجام دے رہا ہے۔اِس اِدارے میں

اُردو اور فارسی میں پی ایچ۔ڈی، ایم۔اے اور ایک سالہ سرٹیفکیٹ کورس کروائے جارہے ہیں۔اِس اِدارے کی جانب سے پنجاب کے حوالے سے تنقیدی و تحقیقی کام بھی بڑے پیمانے پر کروایا جارہا ہے۔ سرکاری کالج مالیرکوٹلہ میں اُردو میں ایم۔اے، بی۔اے آنرز ،اُردو جرنلزم و ترجمہ نگاری ایڈ آنالائن کورس، مضمون کے طور پر پڑھائے جارہے ہیں۔اس کے علاوہ اسلامیہ گرلز کالج مالیرکوٹلہ، حرف کالج مالیرکوٹلہ، کے۔ایم۔آر۔ڈی جین کالج فار ویمن مالیرکوٹلہ، میں بھی بی۔اے سطح تک اُردو بطور مضمون پڑھائی جارہی ہے۔ سرکاری کالج آف ایجوکیشن مالیرکوٹلہ اور شری گورو تیغ بہادر کالج آف ایجوکیشن کے قائم ہونے سے پہلے پنجاب کے کسی بھی کالج میں اُردو اِساتذہ کی ٹریننگ کا انتظام نہیں تھا جس کے لیے اکثر طلبا دہلی اور جموں کشمیر جانے کے لیے مجبور تھے۔ لیکن اب سرکاری کالج آف ایجوکیشن مالیرکوٹلہ اور شری گورو تیغ بہادر کالج آف ایجوکیشن میں ٹیچنگ آف اُردو کا مضمون پڑھایا جارہا ہے۔ جس سے ٹرینڈ اُردو اِساتذہ کی کمی کا مسئلہ حل ہوگیا ہے۔ جن محبانِ اُردو نے اُردو کو ذریعہ تعلیم بناکر Teaching Training اسناد حاصل کیں، ان میں سے 95 فیصد اُردو محبان نے روزگار حاصل کر لیا ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی حیدرآباد کی جانب سے عالیشان ماڈل ہائی اسکول مالیرکوٹلہ میں ایک اوپن لرننگ سینٹر کھولا گیا۔اس سینٹر کی جانب سے فاصلاتی طرزِ تعلیم کے ذریعے اُردو میڈیم میں بی اے، ایم اے، بی ایڈ، بی ایس سی، ڈپلومہ ان جرنلزم کے علاوہ اور بھی بہت سے کورسز کروائے جارہے ہیں۔ قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان نئی دہلی کی جانب سے پنجاب میں بھی اُردو کی تعلیم کے ادارے قائم کیے گئے ہیں۔ جن میں مالیرکوٹلہ کے دارالسلام کمپیوٹر سینٹر، شعبۂ اُردو سرکاری کالج مالیرکوٹلہ،آبان پبلک اسکول مالیرکوٹلہ، ششی فاؤنڈیشن جالندھر، پیپلز ویلفیئر سینٹر گوبند گڑھ، جامعہ عربیہ عزیزالعلوم جالندھر وغیرہ مراکز میں اُردو ڈپلوما کورسز چلائے جارہے ہیں۔ جس سے اُردو سیکھنے کے خواہش مند ایک سالہ ڈپلوما کورس کے ذریعے اُردو زبان سے فیضیاب ہورہے ہیں۔اُردو کے تعلیمی ادارے مالیرکوٹلہ تک ہی محدود نہیں رہے بلکہ مالیرکوٹلہ کے علاوہ دوسرے شہروں میں

بھی قائم ہیں جن میں لدھیانہ، جالندھر، سنگرور، جیتو منڈی، پٹیالہ، منڈی گوبند گڑھ، کپورتھلہ، گورداس پور وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ لدھیانہ پنجاب کا ہی نہیں بلکہ شمالی ہند کا سب سے زیادہ آبادی والا اور بڑا صنعتی شہر ہے۔ لدھیانہ کو ساحرؔ لدھیانوی، نظیر لدھیانوی اور سعادت حسن منٹو جیسے بے باک فنکار پیدا کرنے کا شرف حاصل ہے۔ فی الحال اس شہر میں اُردو بولنے والے موجود ہیں۔ اِن لوگوں کی اُردو دوستی اور شوق کو دیکھتے ہوئے پنجاب وقف بورڈ نے لدھیانہ میں اِسلامیہ پبلک اِسکول قائم کیا ہے جس میں اُردو کی شمع کو بھی روشن کیا گیا ہے۔ خالِصہ کالج پٹیالہ اور خالِصہ کالج امرتسر کا نام بھی اُردو تعلیم کی فہرست میں شامل ہے۔ اِن اِداروں میں ایک سالہ ڈپلوما اُردو کورسز کا اِہتمام کیا جارہا ہے۔ ان کالجز میں وہ حضرات جو ملازمت کررہے ہیں بڑے ذوق و شوق سے اُردو تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ کے کیمپس میں نادرن ریجنل لنگویج سینٹر (شمالی علاقائی لسانی مرکز) بھی اُردو کی تعلیم کے لیے عمل پیرا ہے۔ اس میں پنجابی، کاشمیری، ڈوگری زبانوں کے ساتھ ساتھ اُردو ڈپلوما کروایا جارہا ہے۔ اِس کے علاوہ اِس اِدارے کی جانب سے اردو اِساتذہ کے لیے اسباق کی تیاری، اُردو ورکشاپ، ریفریشر کورس، اورینٹل کورس اور سیمیناروں کا بھی اہتمام کیا جارہا ہے۔ جس سے اُردو تعلیم و تدریس کے مسائل کے بارے اُردو اساتذہ کے شعور اور تازگی میں اضافہ ہورہا ہے۔ پٹیالہ میں واقع بھاشا وبھاگ پنجاب اُردو زبان وادب کی ترویج و ترقی کے لیے کام کرنے والا شمالی ہند کا ایک اہم ادارہ ہے۔ بھاشا وبھاگ پنجاب کی اُردو خدمات کو بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ اس ادارے کی جانب سے فروغِ اُردو کیلئے 1975 میں ایک نئے سیکشن کا افتتاح ہوا۔ اس سیکشن نے نوجوان نسل میں اُردو زبان سیکھنے کی شدید خواہش کو محسوس کرتے ہوئے فیصلہ کیا کہ ضلع صدر مقامات میں اُردو کے مراکز قائم کیے جائیں۔ 1976 کی پہلی صبح کو پنجاب کے تقریباً دس بڑے ضلع صدر مقامات پر اُردو کی تعلیم کے مفت مراکز کھولے گئے۔ جو ہر ضلع میں ،،ضلع بھاشا مرکز'' کے نام سے ششماہی کورس ،،اُردو آموز'' جنوری سے جون اور جولائی سے دسمبر کے دوران اُردو تعلیم مفت دینے میں رواں دواں ہے جس میں تقریباً تین، چار سو

طلبا سالانہ اُردو پڑھتے ہیں۔ پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ نے فروغِ اُردو کے لیے جو خدمات انجام دی ہیں وہ قابل ستائش ہیں۔ شعبۂ فارسی، اُردو اور عربی پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ میں پی ایچ ڈی(اُردو، فارسی)، ایم اے (اُردو، فارسی)، اُردو، فارسی اور عربی میں ایک سالہ سرٹیفکیٹ کورس، اُردو فارسی ڈپلوما اور پوسٹ گریجویٹ سطح کی تعلیم کا انتظام ہے۔ اس شعبہ کی جانب سے کیے گئے تحقیقی و تنقیدی کام کے ذریعے اُردو اور پنجاب کے رشتہ کو برقرار رکھنے کے لیے بھی بھرپور کوششیں جاری ہیں زیادہ تر تحقیقی کام پنجاب کے حوالے سے ہی کروایا جا رہا ہے۔ ہر سال یونیورسٹی میں داخلہ لینے والے اُردو فارسی طلبا اکثر وہ ہوتے ہیں جن کی مادری زبان پنجابی ہوتی ہے۔ اُردو والوں کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ ایسی پہلی یونیورسٹی ہے کہ جس میں شعبۂ اُردو فارسی اساتذہ کے تعاون سے پنجابی ڈپارٹمنٹ کے بی۔ اے آنرز اِن پنجابی اور ایم۔ اے طلبا کو بھی اُردو فارسی زبان سکھانے کے لیے باقاعدہ ریگولر کلاسیز لگائی جارہی ہیں۔ 'اکیسویں صدی میں اُردو فروغ اور امکان' میں ڈاکٹر ناشر نقوی لکھتے ہیں: ''مشرقی پنجاب کے حوالے سے یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ موجودہ زمانے میں جن لوگوں نے اُردو زبان وادب میں تحقیقی کام کیے تقریباً سبھی روزگار حاصل کر چکے ہیں یہی وجہ ہے کہ پنجاب میں اسکولی سطح سے یونیورسٹی سطح تک طلبا کی تعداد میں دن بدن اضافے ہو رہے ہیں۔ اس اضافے کو اس مثال سے واضح کیا جا سکتا ہے کہ 1968 سے 2000 تک پنجابی یونیورسٹی کے شعبۂ اُردو سے صرف آٹھ لوگوں نے پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی جب کہ 2001 سے 2013 کے دوران گیارہ اسکالرز کو پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری مل چکی ہے۔ اور بیس ریسرچ اسکالرز پی ایچ۔ ڈی میں رجسٹرڈ ہیں۔ اس طرح اکیسویں صدی کے ابتدائی تیرہ برسوں میں اکتیس پی ایچ ایک ہی یونیورسٹی سے ہونا اُردو کے بہترین مستقبل اور وسائل کی طرف اشارہ کرتا ہے۔'' اکیسویں صدی میں اُردو کی اطمینان بخش صورتِ حال پچھلی صدیوں سے کہیں زیادہ بہتر نظر آتی ہے۔ اس تعداد میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ گورونانک دیو یونیورسٹی امرتسر کا شعبۂ اُردو فارسی بھی اُردو ترویج و ترقی کے لیے قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس شعبہ کی

جانب سے بھی سرٹیفکیٹ، ڈپلوما اور ایڈوانسڈ ڈپلوما اِن اُردو، فارسی کے علاوہ ایم۔اے کی سطح تک اُردو زبان وادب کی تعلیم کا بھی اِہتمام ہے۔ طلبہ ریسرچ کی سہولت سے بھی فیضیاب ہو رہے ہیں۔ مشرقی پنجاب کی راجدھانی چنڈی گڑھ میں واقع پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑھ کے کیمپس میں شعبۂ اُردو قائم ہے۔ جہاں پر سرٹیفکیٹ، ڈپلوما اور ایڈوانسڈ ڈپلوما اِن اُردو، فارسی کے علاوہ ایم اے اُردو اور شعبۂ اُردو کے اساتذہ کی زیرِ نگرانی اُردو ریسرچ اسکالر پی ایچ۔ڈی کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں اُردو طلبا کی ایک کثیر تعداد مختلف موضوعات پر تحقیقی مقالے تحریر کرکے ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کر چکی ہے۔ یونیورسٹی کے ایوننگ اسٹڈیز ڈیپارٹمنٹ میں بھی بی۔اے کی سطح تک اُردو تعلیم کا اِنتظام کیا گیا ہے۔ پنجاب کی ان تینوں یونیورسٹیوں کے فاصلاتی نظامِ تعلیم میں اُردو بطور مضمون بی۔اے اور ایم اے میں پڑھانے کا انتظام ہے ساتھ ہی بی۔ایڈ (ایڈیشنل اُردو) بھی پرائیویٹ طور پر کی جاسکتی ہے۔ مشرقی پنجاب میں سال رواں سے شری گورو گرنتھ صاحب یونیورسٹی فتح گڑھ صاحب میں بھی ڈپلوما اُردو کورس شروع کیا گیا ہے۔ امید ہیصوبہ پنجاب میں اُردو کی ترویج وترقی میں یہ یونیورسٹی بھی اہم کردار نبھائے گی۔ پنجاب اُردو اکیڈمی مالیر کوٹلہ محبانِ اُردو کا ایک دیرینہ خواب ہے۔ جو مسلسل کئی سالوں کی جدوجہد کے بعد پنجاب اُردو اکیڈمی فعال نظر آئی ہے۔ پنجاب اُردو اکیڈمی کا قیام اُردو زبان وادب کے فروغ کے مقصد سے عمل میں آیا۔ طلبا کے اندر خود اعتمادی اور گرم جوشی پیدا کرنے کی خاطر اکیڈمی کی طرف سے مقابلے کروائے جارہے ہیں۔ امید ہے کہ صوبہ پنجاب میں اُردو کی ترویج وترقی اور اُردو درس وتدریس کو دیہاتوں تک پہنچانے کے لیے اکیڈمی مددگار ثابت ہوگی۔ افسوس اس بات کا ہے کہ پنجاب اُردو اکادمی میں مستقل ریگولر آسامیاں نہیں ہیں۔ اردو زبان کو فروغ دینے ہیںمدینی مدارِس نے جو کردار نبھایا ہے اسے فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ مشرقی پنجاب کے شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں بے شمار ایسے اُردو دینی مدارِس قائم ہیں جن میں اُردو میڈیم کے ذریعے تعلیم دی جارہی ہے۔ اُردو تعلیم کی ترقی کے لیے مدارِس نے بے شمار خدمات انجام دی ہیں۔ پنجاب میں اُردو تعلیم کی ترویج وترقی اور ادبی ماحول

بنانے میں مختلف انجمنوں نے بھی نمایاں کردار ادا کیا ہے۔آزادی کے بعد جب اُردو زبان کا پرسانِ حال کوئی نہ تھا تو اُس وقت اِسے اُردو انجمنوں نے سہارا دیا۔ انجمنوں نے ریاست کے مختلف علاقوں میں اُردو زبان دانی کے لیے کلاسیں شروع کیں۔آج بھی انجمن فروغِ ادب، بزمِ ادب، جماعتَ اسلامی ہند،ایجوکیشنل سوسائٹی،افسانہ کلب، ادیب انٹرنیشنل جیسی ادبی و مذہبی تنظیموں نے بھی اُردو کی شمع کو مزید تقویت بخشی ہے۔ مشرقی پنجاب میں اسکولوں کا اہم مسئلہ اُردو کتب کی فراہمی کا ہے۔ پنجاب اِسکول ایجوکیشن بورڈ کی طرف سے این سی ای آر ٹی کی اُردو کتب نصاب میں شامل کی گئی ہیں۔ عام طور پر کتابوں کی دستیابی وقت پر نہ ہونے کی وجہ سے اِسکولوں کے ذمہ داران کو دہلی جا کر کتابیں حاصل کرنی پڑتی ہیں۔ دہلی میں بھی آسانی سے کتابیں حاصل نہیں ہوتیں۔ اگر کتابوں کی فراہمی کے مسئلے کو قومی کونسل برائے فروغِ اُردو زبان کے اشتراک سے حل کر لیا جائے تو پنجاب میں اُردو پڑھانے والے اسکولوں کا اہم مسئلہ حل ہو جائے گا۔ فی الحال پنجاب میں اُردو کے تقریباً110 پرائمری اِسکول،60 مڈل اِسکول اور14 ہائر سیکنڈری اِسکول چل رہے ہیں۔ 6 کالج 2بی۔ ایڈ کالج، چار یونیورسٹیوں کے علاوہ، کافی تعداد میں دینی مدارِس اور ادبی انجمنوں کے ذریعے بھی اُردو کی تعلیم و ترقی کیلئے کوششیں جاری و ساری ہیں امید ہے مشرقی پنجاب میں فروغِ اُردو کا مستقبل روشن ہے۔ المختصر اِن حقائق کی روشنی میں اِتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ مشرقی پنجاب میں اُردو کی دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور اُردو کا مستقبل خوشنما ہے۔ لیکن ضرورت اِس بات کی ہے کہ قومی کونسل برائے فروغِ اُردو زبان، نئ دہلی جیسے فعال اِدارے پنجاب سرکار کے تعاون سے مشرقی پنجاب میں فروغِ اُردو کے لیے اپنی خدمات انجام دے رہے اِن اِداروں، اِسکولوں اور کالجوں میں اُردو کی ترقی کے لیے راستے میں آ رہی رکاوٹوں کا حل نکالیں۔ مجھے امید ہے کہ یہ مقالہ مشرقی پنجاب کے حالیہ منظر نامے کو سمجھنے میں معاون ثابت ہوگا۔

***